رجسٹرڈ انگلشیہ نمبر

رجسٹرڈ آصفیہ نمبر

فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

ہفتہ وار

مملکت

ایڈیٹر
میر حسن الدین بی اے، ایل ایل بی (عثمانیہ)

شرح چندہ
سالانہ .... ۔
ششماہی ....
سہ ماہی ....

شرح چندہ
سالانہ .... ۔
ششماہی ....
سہ ماہی ....

قیمت فی پرچہ (۲؍)

قیمت پرانا پرچہ ۴؍

جلد ۴ | ۱۱ ؍ اسفندار ۱۳۵۴ ف | ۲۰ ؍ محرم ۱۳۶۴ ھ | ۱۳ ؍ جنوری ۱۹۴۵ء شنبہ | نمبر ۴

ہندوستان میں دستور سازی کی لہر

کیا فرقہ واری مسئلہ حل ہو جائے گا؟

سیاسی ہندوستان دستور سازی کے ایک نئے دور میں قدم رکھ رہا ہے۔ کئی ہفتوں تک یادداشتیں اور تجاویز پیش ہوتے رہیں گے جن سے آئندہ دستور سازی کا کام لیا جائے گا۔ سر تیج بہادر سپرو کی مصالحتی کمیٹی نے کام شروع کر دیا ہے اور موسم گرما سے پہلے اپنا کام ختم کرنے کی توقع ظاہر کر رہی ہے۔ سپرو کمیٹی سے سبقت لے جانے یا اس کے لئے مواد فراہم کرنے کی غرض سے ہندو مہاسبھا اور ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی نے اپنے اپنے نقطۂ نظر سے ہندوستان کے دستور کا خاکہ پیش کیا ہے۔

سابقہ کوششیں

اس سلسلہ میں اس بات کا اعادہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ سب سے پہلے مسز اینی بیسنٹ اور ان کی ہوم رول لیگ نے اس قسم کی ایک کوشش کی تھی لیکن یہ کوشش نہ تو حکومت کی نظر میں مقبول ہوئی اور نہ ہندوستانی لیڈروں کی۔ اس کے بعد دوسرا اقدام نہرو کمیٹی نے کیا تھا۔ یہ اقدام لارڈ برکن ہیڈ کے اس چیلنج کے جواب میں تھا کہ خود ہندوستان ایک متفقہ دستور پیش کرے۔ ایک دستور مرتب کیا گیا لیکن ہندوستان کی سیاسی زندگی کے تمام اہم عناصر نے اس دستور پر اتفاق نہیں کیا۔ اس واقعہ کو چند سال گذر چکے۔

دعوت یا چیلنج

دستور سازی کی موجودہ کوشش نتیجہ میں کہاں تک [illegible] وائسرائے کی دعوت یا چیلنج سے ہو کچھ [illegible] ان کن حالات کا جن میں آج کل ہندوستان گھرا ہوا ہے۔ کانگریسی وزارتوں کے استعفے کے بعد مسلم لیگ نے علانیہ طور پر علیحدگی پسندی کا نقطۂ نظر اختیار کیا۔ مہاسبھا اور اکھنڈ ہندوستان کی تحریک لیگ کے مطالبہ کے خلاف ہے۔ اس خلیج کو پاٹنے کی پہلی کوشش راجہ جی کی تجاویز تھیں اور بعد میں راجگوپال چاری اور مسٹر گاندھی کے جناح سے گفتگو میں کی گئی، یہ کوشش ناکام رہی۔ وائسرائے نے اعلان کیا کہ تمام متعلقہ عناصر کے باہمی اتفاق کے بغیر ملک کے آئندہ دستور میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ اس کے بعد غیر جماعتی کانفرنس منظر عام پر آئی۔

مہاسبھا کی غایت

اب تک دو دستوری خاکے شائع ہو چکے ہیں اور ابھی مزید تجاویز کی اشاعت کی توقع ہے۔ ہندوستان کے موجودہ حالات میں تجاویز کی تعداد نہیں بلکہ نوعیت کو اہمیت حاصل ہے۔ انسانی عقل مختلف النوع دساتیر مرتب کر سکتی ہے لیکن ضرورت ایک ایسے دستور کی ہے جو متضاد مقاصد اور مفادات میں ہم آہنگی پیدا کر سکے۔ اگر اس چیز کو معیار قرار دیا جائے تو بلا دقت یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندو مہاسبھا کی اسکیم کی نوعیت کا کوئی امکان نہیں کیونکہ مسلم لیگ اس پر نظر تک نہیں ڈالے گی۔ اس لحاظ سے مسٹر ایم این رائے کا مرتب کردہ دستور زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں اس امر پر زور نہیں دیا گیا ہے کہ مرکز میں وحدانی طرز حکومت قائم ہو۔ بلکہ صوبہ وار کی

حکومتوں کے اختیار پر چھوڑ دی گئی ہے کہ انتخاب جداگانہ کے ذریعہ وہ صوبے تصفیہ کریں کہ وفاقی مرکز میں شرکت کی جائے یا نہ کی جائے۔ تاہم یہ ایک بحث طلب امر ہے کہ آیا مسٹر جناح متفق ہوں گے! ان کا مطالبہ یہ ہے کہ اکثریت والے مسلم صوبوں کے اس مطالبہ پر کہ [illegible] حق ہے کوئی شرط عائد کی جائے۔ اگر یہ دشواری حل ہو جائے تو مسٹر ایم این رائے کے دستور کے بقیہ حصے یقیناً قابل غور ہیں۔

قومی بچت پس اندازی کی کہانی - ان کی زبانی

چودھرانی! یہ ڈاک خانہ جات سرٹیفکٹ [illegible] ہوتی
خاندان! [illegible] بہت [illegible] ترتیب [illegible]
[illegible] روپیہ پچاس روپیہ ایک سو روپیہ پانچ سو روپیہ
اور ایک ہزار روپیہ کے۔

ہماری بچت کی طرح [illegible] کے کٹ [illegible] حاصل کی جا سکتی ہیں! روپیہ جمع کرنے سے جب اپنے کٹ [illegible] کی قیمت کے جمع کرنے جائیں تو ان کے بدلے خاندان کا سب سے بھاری قیمتی رقم روپیہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ہمارا نصب العین ہے ملک اور قوم کی خدمت۔ آپ کے بچوں کے مستقبل کی حفاظت!

تمہارے بڑھاپے کی [illegible] کی سرو [illegible] ہے [illegible]!!!

ہماری کہانی کا سبق ہے [illegible] ڈاک خانہ جات سرٹیفکٹ [illegible] کے مقرر کردہ ایجنٹوں سے حاصل کرو۔ بارہ سال تک [illegible] خاندان کی قیمت [illegible] لیصدہ [illegible] لیکن اس سے پہلے بھی جب کبھی آپ چاہیں [illegible] خانہ پر پیش کر سکتے [illegible] لیصدہ منافع کے ساتھ اپنی رقم [illegible] حاصل کر سکتے ہیں!!

چارمینار پریس

اشتہار، بیل، پوسٹر، پمفلٹ، رسالے

کتابیں، اخبار، رسالے، اردو، انگریزی

گجراتی، ہندی، مرہٹی، تلنگی، کنڑی اور

ہر زبان اور قسم کی چھپوائی کا معقول انتظام

چارمینار پریس گلزار حوض حیدرآباد

مملکت ہفتہ وار

جلد ۴	۱۱ اسفندار ۱۳۵۶ ف	نمبر ۴۰

کانگریس کی اصل حقیقت

گزشتہ ہفتہ کلکتہ میں ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کی سالانہ کانفرنس میں جو خطبات پڑھے گئے اور جو قرار دادیں منظور ہوئیں اُن کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کے سیاسی کارکنوں میں موجودہ تعطل اور جمود کے خلاف بے چینی اور بے اطمینانی بڑھتی جارہی ہے۔ یہ نتیجہ ہم نے اس واقعہ سے اخذ کیا ہے کہ کانگریس کی شدید مخالفتوں کے باوجود کامریڈ ایم این رائے کے رفقا کا حلقہ تیزی کے ساتھ وسیع ہوتا جارہا ہے۔ اور یہ بات اس امر کی دلیل ہے کہ کانگریس کی سیاسیات اب رفتہ رفتہ بے نقاب ہوتی جارہی ہے۔

ہندوستان ایک عرصہ تک کانگریس کو ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرتا رہا۔ لیکن مسٹر جناح نے یہ محسوس کرنے کے بعد کہ کانگریس اپنی فرقہ واریت پر جمہوریت کا نقاب ڈال کر مسلمانوں کو فریب دے رہی ہے کانگریس کے مسلک کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔ کامریڈ ایم این رائے دوسرے شخص ہیں جنھوں نے دنیا پر یہ بات واضح کردی کہ کانگریس سرمایہ دارانہ ذہنیت رکھنے والوں کی ایک جماعت ہے جو عوام کا نام لے کر استحصال ناجائز کے راستے نکالنا چاہتی ہے۔ اس طرح مسٹر جناح اور کامریڈ ایم این رائے نے عوام کو حقائق سے روشناس کرانے کی بڑی کامیاب کوشش کی۔

کانگریسی قائدین کا مطمح نظر ہمیشہ پارلیمانی جمہوریت رہا ہے۔ پارلیمانی جمہوریت میں اقتدار ہمیشہ اکثریت کے ہاتھ میں رہتا ہے اور اقلیتیں ہمیشہ محکوم رہتی ہیں۔ کانگریس نے اپنی فرقہ واریت کو پارلیمانی جمہوریت کی اصطلاح میں ایک عرصہ تک چھپا رکھا لیکن آہستہ آہستہ اس کے مضمرات منظر عام پر آنے لگے۔ مسٹر جناح کی طرح کامریڈ رائے نے پارلیمانی جمہوریت کی اصل حقیقت کو کامیابی کے ساتھ بے نقاب کیا۔ چنانچہ رائے نے اپنی ایک تقریر میں وضاحت کی کہ اکثر سیاسی پیچیدگیاں جو ہندوستان میں پیدا ہوئی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ کانگریس نے پارلیمانی طریقوں پر اصرار کیا۔ ایک زمانہ میں نظم ونسق چلانے کے لئے عوام کی مرضی معلوم کرنے کا ممکن ہے یہ ایک موثر طریقہ ثابت ہوا ہو مگر اب صورت حال بدل گئی ہے۔ عصر جدید میں پارلیمانی جمہوریت نہ عوام کی مرضی معلوم کرسکتی ہے اور نہ عوام کی مرضی کو روبہ عمل لاسکتی ہے۔ پارلیمانی حکومت برائے نام عوام کی حکومت ہے۔ عوام کی یہ حکومت عملاً ایسی ہے جس کو ایک چھوٹی سی جماعت چلاتی ہے اور یہ چھوٹی سی جماعت اپنی سماجی قوت کی بنا پر انتخابات میں اپنے نمائندوں کو کامیاب کراتی ہے۔ ہندوستان میں اس قسم کی حکومت پر کیوں اصرار کیا جاتا ہے؟ اس کی وجہ صرف یہ معلوم ہوتی ہے کہ جو لوگ اس طرح اصرار کرتے ہیں وہ حقیقی جمہوریت کو ترقی دینے کے بجائے مفادات حاصلہ کی ایک چھوٹی سی جماعت کو برسر اقتدار لانا چاہتے ہیں۔ جب ہندوستان ایک بار اس حقیقت کو سمجھ جائے گا تو وہ پیچیدگیاں جو پارلیمانی جمہوریت کے نشوونما سے پیدا ہوگئی ہیں رفع ہوسکیں گی۔ اٹھارویں اور انیسویں صدی کے نظریات کو اب مغرب بھی خیرباد کہہ رہا ہے۔ ہندوستان کو مغربی جمہوریتوں کے اتارے ہوئے کپڑے پہننے پر فخر نہ کرنا چاہیے۔ دنیا میں ایک نئی قسم کی جمہوریت پیدا ہو رہی ہے جس میں عوام کی مرضی صحیح طور پر معلوم کی جاسکے گی۔

کانگریس پر کامریڈ رائے کا ایک دوسرا اعتراض یہ ہے کہ کانگریس کا اصلی رجحان فسطائیت ہے اور چند سرمایہ داروں کا آلہ کار بنی ہوئی ہے۔ ذیل میں خطبہ صدارت کے چند اقتباسات سے کامریڈ رائے کے نقطہ نظر کی وضاحت ہوجائے گی:-

> آج ہندوستانی قومیت مایوسی اور بیچارگی سے دوچار ہے۔ یہ نتیجہ ہے قائدین کی بے راہ روی کا۔ کل وہ برطانیہ سے مصالحت کے لئے آمادہ تھے۔ اب وہ کرپس کی ان تجاویز کو بھی قبول کرنے تیار ہیں جن کو انھوں نے نخوت سے ٹھکرا دیا تھا۔ یہ تعطل اختتام جنگ تک ختم نہ ہوگا۔ کانگریسی لیڈر اقتدار کی منتقلی کے لئے کوشاں ہیں مگر ان کے مربی اپنے سرمایہ دار، سامراج کی مدد سے اقتدار پر قبضہ جمانے جارہے ہیں۔ ...... کانگریس کی شکست اور حکومت کے انکار کے باوجود قوم سامراجی مملکت کی جگہ ایک قومی سرمایہ دارانہ مملکت صورت پذیر ہورہی ہے۔ موجودہ سیاسی صورت حال کی اہم خصوصیت یہ ہے۔ اقتدار ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ——— ہندوستانی عوام کے نہیں بلکہ بڑے سرمایہ داروں کے ہاتھ میں ——— منتقل ہورہا ہے۔ پہلے سرمایہ دار برطانوی حکمرانوں کے حلیف بن رہے ہیں اور اپنی آمریت قائم کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ ......
>
> ہندوستان کا مستقبل سرمایہ داروں کے ہاتھ میں سونپ دیا گیا ہے۔ جو بالآخر فسطائیت پر منتج ہوگا۔ تمام ماہرین معاشیات نے بمبئی پلان کو سرمایہ داروں کی آمریت سے تعبیر کیا ہے۔ حکومت ہند پر ——— جس کی سامراجی و نوکر شاہی حکومت کہہ کر مذمت کی جاتی تھی ...... ہندوستانی سرمایہ دار جو قومیت کے بڑے علمبردار بھی سمجھے جاتے ہیں، یہ ایک کھلا راز ہے کہ غذائی بحران کس نے پیدا کیا۔ کنٹرول کی ناکامی اور نرخ اشیاء کی پالیسی قانون کے پردہ میں نفع اندوزی ہے۔ حکومت کی سالانہ رپورٹوں پر نظر ڈال کر اس امر کی شہادت مل سکتی ہے کہ یہ حقیقی بڑے سرمایہ داروں کے حرص زر کی تشفی کا آلہ کار بن گئی ہے۔ یہ علامات تشویشناک ہیں۔ فسطائیت کا خطرہ بڑھتا جارہا ہے۔ .... یہ سمجھنا چاہیے کہ قومی حکومت ان خرابیوں کو دور کرسکے گی۔ قومی حکومت کے قیام کے لئے جو شور و غوغا مچایا جارہا ہے اس کا مقصد پبلک کی توجہ کو اس واقعہ سے ہٹانا ہے کہ اقتدار دراصل حقیقت سرمایہ داروں کے ہاتھ میں منتقل ہورہا ہے۔ بھولے بھالے لوگوں کو جو خلوص سے آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور جو کانگریس پر اب بھی اعتماد رکھتے ہیں اگر اس حقیقت کا علم ہوجائے تو بڑا روحانی صدمہ ہوگا۔"

کامریڈ رائے کی جماعت اور ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی کے مابین بڑا فرق یہ ہے کہ کمیونسٹ پارٹی سرمایہ دارانہ ذہنیت رکھنے والی جماعتوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ اس پارٹی نے اپنے مسلک کو صاف اور واضح طور پر پیش کرنے اور ایک مستقل پلیٹ فارم بنانے کے بجائے کانگریس اور لیگ کی تنظیمات کو اپنے اغراض کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے اس پارٹی کی اخلاقی جرات کا فقدان ظاہر ہوتا ہے

اس کے برخلاف رائے کی پارٹی اثر و نفوذ حاصل کرنے کے لئے پچھلے دروازے سے داخل ہونے کی پالیسی کو پسند نہیں کرتی اور کمیونسٹ پارٹی کے طریقۂ کار کو خود غرضی خیال کرتی ہے۔ چنانچہ رائے کی پارٹی نے شدید مخالفتوں کے باوجود اپنا ایک مستقل اور علحدہ پلیٹ فارم قائم کر لیا ہے۔ مگر جہاں تک کاشتکاروں اور مزدوروں کے مفاد کا سوال ہے ان دونوں جماعتوں کے مسلک میں کوئی خاص فرق نہیں۔

ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کے سالانہ جلسہ میں کامریڈ رائے نے ہندوستان کے دستور سے متعلق ایک مسودہ پیش کیا ہے وہ یقیناً ایک ایسی دستاویز ہے جس پر ہر ہندوستانی کو غور کرنا چاہئے۔ اس مسودے کے بعض اجزاء سے ہمیں اتفاق نہیں ہے مگر ہم کامریڈ رائے کی کوشش کو قابل تحسین ضرور سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ جوں جوں کامریڈ رائے کو حقائق سے سابقہ پڑے گا وہ اپنی رائے میں اصلاح و ترمیم کریں گے۔ بہرحال سپرو کمیٹی کے غور و فکر کے لئے بھی رائے نے اچھا مواد پیش کر دیا ہے۔ یہ مواد دراصل ایک چیلنج ہے کانگریس کی فاسطیت کے خلاف جو آج تک جمہوری رنگ میں اپنے آپ کو پیش کرتی رہی۔ اگر کامریڈ رائے کچھ اور نہ بھی کریں تو ان کا یہ کارنامہ کافی ہے۔

بھولا بھائی ڈیسائی اور وائسرائے کی ملاقات

از

ڈاکٹر ادھیکاری

گذشتہ دسمبر کے تیسرے ہفتے میں لارڈ ویول اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے درمیان جو ملاقات ہوئی وہ لارڈ ویول کی خواہش سے ہوئی تھی ورنہ تو وائسرائے کانگریس اور لیگ کے خلاف خوب زہر اگلتے ہیں۔ لیکن اندر ہی اندر وہ اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ اگر کانگریس ان کے بیچ کر وہ شرائط پر سمجھوتہ کرے اور لیگ اور کانگریس اس طرح ایک دوسرے سے الگ رہیں تو بہت اچھا ہے۔

ویول نے بھولا بھائی ڈیسائی کے سامنے جو تجویز رکھی وہ وہی ہیں جو انہوں نے کلکتہ کی تقریر میں پیش کئے تھے۔ یعنی موجودہ دستور کے تحت مرکز اور صوبوں میں ایک مخلوط حکومت کا قیام جس میں کانگریس اور لیگ دونوں شریک ہوں۔ اس طرح وائسرائے ایگزیکٹو کونسل پر قومی حکومت کا لیبل لگا دیا جائے گا۔ لیکن یہ اس قسم کی قومی حکومت نہیں ہوگی جس کا مطالبہ گاندھی جی نے کیا ہے۔ یعنی دوران جنگ میں سول ایڈمنسٹریشن (تمام غیر فوجی انتظامات) پوری طرح قومی حکومت کے ہاتھ میں ہوں۔ ویول نے صرف اتنا وعدہ کیا ہے کہ موجودہ دستور کے اندر رہ کر جہاں تک ممکن ہوگا کانگریس کے مطالبات پورے کرنے پائیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ وہ اس کی ضمانت چاہتے ہیں کہ کانگریس جنگ کی پوری حمایت کرے گی اور کسی قسم کی سول نافرمانی کی تحریک نہیں چلائے گی۔

خبر ہے کہ بھولا بھائی ڈیسائی نے وائسرائے کو یہ جواب دیا کہ اس کا فیصلہ صرف کانگریس ورکنگ کمیٹی ہی کر سکتی ہے کہ ملک کے حالات اس قابل ہیں یا نہیں کہ کانگریس اپنے ۸ اگست ۱۹۴۲ء کے فیصلے پر نظرثانی کرے۔ بہتیرا ورکنگ کمیٹی گاندھی جی سے اس فیصلے کی تصدیق کرے گی کہ موجودہ حالات میں کوئی عوامی سول نافرمانی کی تحریک نہ چلائی جائے۔ ورکنگ کمیٹی کے ممبر وائسرائے سے سمجھوتے کی گفت و شنید کے لئے تیار ہو جائیں گے لیکن پہلے حکومت کو یہ چاہئے کہ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو رہا کر دے۔

گذشتہ ہفتے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور مسٹر [illegible] کو گجرات کے سردار ولبھ بھائی پٹیل سے احمد نگر جیل میں قانونی مشورہ کرنے کے لئے ملاقات کی اجازت مل گئی تھی۔ تب سے بھولا بھائی ویول ملاقات میں لوگوں کی دلچسپی اور بڑھ گئی ہے۔ اس ہفتے بھولا بھائی گاندھی جی سے ملاقات کرنے جا رہے ہیں۔ یہ نہیں معلوم کہ وائسرائے کی پیشکش پر ورکنگ کمیٹی کی کیا رائے ہے۔ مگر یہ افواہ ہے کہ مرکزی اسمبلی کے کانگریسی ممبر اس پر تیار ہیں کہ اگر گاندھی جی اجازت دے دیں تو وائسرائے کے شرائط پر حکومت سے سمجھوتہ کر لیا جائے۔

یہ کہا جاتا ہے کہ اگر اس معاملے میں کانگریس نے پہل قدمی کی تو لیگ بھی مشترکہ حکومت میں شریک ہونے کے لئے تیار ہو جائے گی بشرطیکہ اسے مرکز میں کانگریس کے مساوی نشستیں ملیں۔ اور پاکستان کا مطالبہ پیش نظر رہے۔ تاہم یہ کہا جاتا ہے کہ مسٹر ایم - [illegible] سیوا گرام میں موجود ہیں اور اس کے لئے سب سے زیادہ کوشاں ہیں۔

مرکزی اسمبلی کے کانگریسی ممبروں کی خواہش کے مطابق یہ اقدام خطرناک ہوگا۔ ہمیں یقین ہے کہ گاندھی جی اور ورکنگ کمیٹی دونوں اس کی مخالفت کریں گے۔ ہمیں ویول کی پیشکش کو اس نظر سے دیکھنا چاہئے کہ برطانیہ کے مزدور طبقے کا دباؤ برطانوی قدامت پسندوں پر اثر ڈال رہا ہے۔ مشرق میں جاپان کے خلاف کوئی لمبی جنگ کا امکان ہے۔ چین کے اندر کوئی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں اور ہندوستان کی معاشی حالت اچھی نہیں ہے۔

ان تمام حالات سے مجبور ہو کر وائسرائے نے یہ رویہ اختیار کیا ہے۔ لیکن سمجھوتے کی معقول صورت یہ نہیں ہے کہ ہم ویول کے شرائط کو قبول کریں بلکہ اس کی ضرورت ہے کہ کانگریس لیگ اتحاد کے لئے ایک بار پھر کوشش کی جائے تاکہ وائسرائے اور [illegible] کو اس پر مجبور کیا جا سکے کہ وہ جانتے ہیں کہ ہم قومی مطالبات کے لئے متحد ہیں [illegible] تیار ہیں [illegible] سے کسی قسم کے سمجھوتے کی کوشش ملک کے لئے مہلک ثابت ہوگی۔ یہ حقیقت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے۔

مغربی محاذ پر اتحادی کامیابیاں

لندن۔ ۱۰ جنوری۔ آردینز کے علاقے میں امریکی فوجیں لاروش کے شہر میں جو جرمن ابھار کے شمال مغربی حصے پر سڑکوں کا ایک اہم جنکشن ہے داخل ہو گئیں۔ لاروش سے ۴ میل شمال میں انہوں نے سڑکوں کا ایک اور اہم جنکشن فتح کر لیا ہے۔

شمالی بازو پر جرمنوں کے تقریباً آدھ درجن جوابی حملے ناکام ہو گئے۔

ابھار کے مغربی حصے پر جرمنوں کی شکست [illegible] ہر جگہ جرمن دشمن کے علاوہ پیچھے کی طرف پسپا ہو رہے ہیں۔ برطانوی دستے تقریباً دس میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ جرمن خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ دشمن کے زبردست دباؤ کی وجہ سے یہ پسپائی ضروری ہو گئی۔ برطانوی دستوں نے مغربی حصے پر جرمنوں کی بڑی فوجی چوکی پر بھی قبضہ کر لیا۔ جرمنوں نے سان ہیوبرٹ خالی کر دینے کا بھی اقرار کر لیا ہے۔

امریکنوں کے دوسرے دستے جنوب [illegible] دستوں نے کچھ علاقہ [illegible] ختم کر دیا ہے۔

نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ جرمن غالباً ابھار کے ایک بڑے حصے کو خالی کر جائیں گے اور قیدیوں کی کسی بڑی تعداد کو گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ ان کی [illegible] ابتدا سے قیدیوں کا اوسط ایک ہزار یومیہ ہے۔ جرمنوں کے پاس اپنے بکتر بند دستوں کو نکالنے کے لئے صرف ایک ہی سڑک رہ گئی ہے مگر موسم خراب ہونے کی وجہ سے [illegible] اتحادی طیارے ان مرکزی نشانوں پر حملے نہیں کر سکتے ہیں۔

گیارہ سو سے زائد امریکی جنگی طیاروں نے کل مغربی جرمنی میں آردینز کے علاقے سے دور [illegible] دشمن کے رسل و رسائل اور ہوائی میدانوں کو نشانہ بنایا۔ شاہی ہوائی فوج کے مسکیٹو طیاروں نے کل رات ہنوور پر چار ہزار پونڈی بم برسائے۔ [illegible] کے آغاز سے اب تک شاہی ہوائی فوج دشمن کے نشانوں پر چالیس ہزار ٹن کے بم گرا چکی ہے۔

مضامین اقبال قیمت (۱۲) مرتبہ [illegible]

لاسا اسپیشل چائے رجسٹرڈ استعمال کیجئے ملنے کا پتہ چینا نیلگری ٹی امپوریم روبروئے معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد

سیاسی خلا

از

کے۔کے۔ سنہا

اگر آپ ایک اوسط تعلیم یافتہ ہندوستانی سے گفتگو کریں جو سیاسیات سے دلچسپی لیتا ہے تو آپ محسوس کریں گے کہ وہ قومی تحریک سے مایوس ہے۔ اگر آپ ملک کی سیاسی صورت حال پر بحث کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ اندھیرے میں راستہ ٹٹول رہا ہے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ کیا ہونے والا ہے۔ اس کا ذہن کسی تعمیری خیال سے بالکل خالی ہوگا۔

صرف ایک اوسط تعلیم یافتہ آدمی کے ذہن کی یہ حالت نہیں بلکہ آج پوری قومی تحریک پر یہی کیفیت طاری ہے۔ اس تحریک کے قائدین بھی اسی مرض میں مبتلا ہیں۔ وہ اس پیچیدہ صورت حال سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ صورت حال اور پیچیدہ ہو جاتی ہے۔ جو تحریک گذشتہ ربع صدی سے جاری تھی وہ بدقسمتی سے ایک اندھی گلی میں پہنچ گئی ہے۔ آج کل سیاسیات داں اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے جو شور و شغب برپا کر رہے ہیں وہ دراصل سیاسی زندگی میں تعطل کی ایک علامت ہے۔

قومی تحریک کی اس بے بسی کو گہری نظر سے مطالعہ کریں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ ملک کی سیاسی زندگی میں دم گھٹ رہا ہے۔ ہندوستان میں ایک خلا پیدا ہو رہا ہے۔ اس خلا کو ایک دوسری قسم کی سیاسی زندگی سے پر کرنے کی ضرورت ہے۔

قومی تحریک برطانوی سامراج کے استحصال کی پالیسی کے خلاف ردعمل کے طور پر وجود میں آئی تھی۔ سامراجیت کا مقصد اس طرح پورا کیا جاتا تھا کہ ہندوستان کو زرعی ملک بنا رکھا جائے تاکہ یہاں کی پیداوار خام اور مزدور فراہم ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ انگلستان کی مصنوعات ہندوستانی بازاروں میں درآمد کی جاتی رہیں۔ لیکن گذشتہ جنگ عظیم کے بعد انگلستان کی معاشی صورت حال نے برطانیہ کو اپنی پالیسی میں ترمیم کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے نتیجے کے طور جو بیرونی سرمایہ ہندوستان میں درآمد ہوتا تھا وہ گھٹنے لگا۔ موجودہ جنگ کے دوران میں ہندوستان ایک مقروض ملک کے بجائے قرض خواہ ملک بن گیا یعنی تعلقات استحصال کے قدیم سامراجی طریقہ کی بنیاد ہی بدل گئی۔ اس اعتبار سے قومی تحریک کی بنیاد کو بھی بدل جانا چاہئے تھا مگر ایسا نہیں ہوا۔

۱۹۱۹ء سے قومی تحریک میں ہندوستان کے عوام نے زیادہ سے زیادہ حصہ لینا شروع کیا۔ چونکہ یہ تحریک سامراج کے خلاف تھی اس میں شدت پیدا ہو گئی۔ یہ قومی سیاسی تحریک اس لئے تھی کہ برطانیہ کے استحصال کی پالیسی کے خلاف ہندوستانی عوام کا ایک چیلنج تھا۔ گذشتہ ربع صدی میں عوام کے ذہن پر یہ بات مرتسم ہو گئی کہ ہندوستان کی تمام خرابیوں کی وجہ بدیسی حکومت ہے۔ گو یہ بات منطقی طور پر صحیح تھی مگر بدیسی ایجنسی استحصال کا کیا طریقہ اختیار کرتی ہے اس پر غور نہیں کیا گیا۔ جو سیاسی کارکن تیار ہوئے انھوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ اس بدیسی ایجنسی کا طریقہ کار کیا تھا اور اب کس طرح بدل رہا ہے۔

بدلتے ہوئے حالات میں جب اس قومی تحریک کی بنیاد کو بھی بدلنے کی ضرورت ہو تو ملک کی سیاسی زندگی کی از سر نو تعمیر بھی ضروری ہو جاتی ہے تاکہ وہ زیادہ موثر طریقہ پر اپنا اظہار کر سکے۔ برطانیہ اور ہندوستان کے مابین جو قدیم معاشی تعلق تھا اس کی جگہ اب ایک نیا تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ اس اعتبار سے قومی تحریک کو بھی ایک نئی صورت اختیار کرنی چاہئے۔ جب ہندوستان اور برطانیہ کے معاشی تعلقات بدل رہے ہوں تو قدیم قومی تحریک حقائق سے دور معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ اب ایک نئی سیاسی تحریک کی ضرورت دن بدن محسوس کی جا رہی ہے۔

ایک نئی سیاسی تحریک کی ضرورت کو سمجھنے کے لئے اوسط قومی کارکنوں کی ذہنی ساخت کا بغور مطالعہ ضروری ہے۔ یہ قومی کارکن مختلف بین الاقوامی واقعات کو سمجھتے ہیں اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ مسٹر چرچل سوویٹ یونین کی کیوں حمایت کر رہے ہیں؟ یورپ میں انتہا پسند جمہوریت کیوں پھیل رہی ہے؟ نازیت جنگ کے مجبوری مضمرات کیا ہیں؟ ان کارکنوں کا یہ محدود نقطۂ نظر اس سیاسی تعلیم کا نتیجہ ہے جو تنگ نظر قوم پرستوں سے انھوں نے حاصل کی ہے۔ ان قائدین کے ذہن میں اس امر کا کوئی واضح تصور نہیں ہوتا کہ وہ کس قسم کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں اور کس قسم کا سماج تشکیل دینا چاہتے ہیں۔ قومی تحریک نے اس قسم کے افراد پیدا کئے ہیں جو موجودہ سیاسی صورت حال سے نپٹنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ قومی تحریک کی صفوں میں ابتری پھیل رہی ہے۔

قومی تحریک کے ایک دوسرے پہلو پر غور کرو۔ یہ ایک منفی پہلو ہے۔ یہ پہلو قومی تحریک کی کمزور بنیادوں کو بے نقاب کر دیتا ہے۔ ۱۹۲۱ء کی عدم تعاون کی تحریک کا منشا اس سے زیادہ کچھ نہ تھا کہ حکومت سے عدم تعاون کیا جائے۔ اس تحریک میں کوئی متبادل تعمیری تصور نہ تھا اس لئے اس سے عوام میں خود اعتمادی پیدا نہ ہو سکی اور تدریجی طور پر یہ تحریک ختم ہو گئی اور حکومت سے مصالحت کر لی گئی۔ سائمن کمیشن کا مقاطعہ بھی ایک منفی کوشش تھی کیونکہ مطالبہ اس بنیادی حق سے متعلق نہ تھا کہ دستور مرتب کرنے کا حق خود اہل ملک کو ہے نہ کہ بدیسی حکومت کو بلکہ اعتراض صرف یہ تھا کہ اس کمیشن میں کوئی ہندوستانی نہیں سب انگریز ہیں۔ ۱۹۳۰ء کی سول نافرمانی کی تحریک کا منشا صرف چند قوانین کی خلاف ورزی کرنا تھا اور وہ قوانین سب حال بحال سے جو زیادہ بنیادی تھے۔ اس سول نافرمانی سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا تھا کہ ایک بدیسی حکومت کے بجائے ہندوستانی عوام کی حکومت قائم ہو۔ لیکن ان تحریکات کی ناکامی کے بعد بھی یہی منفی روش برقرار رہی۔

صرف دو مواقع پر قومی تحریک کو ذمہ دارانہ موقف حاصل ہوا۔ پہلا موقع وہ تھا جبکہ قومی قائدین نے ہندوستان کے لئے ایک مستقل دستور تشکیل دینے کی ذمہ داری قبول کی۔ آج نہرو رپورٹ کو اس حیثیت سے یاد کیا جاتا ہے کہ اس نے ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسائل میں اور شدت پیدا کر دی۔ قومی قائدین کی سیاسی دانشمندی اس قدر محدود تھی کہ وہ سیاسی و معاشی جمہوریت کے مسائل کا تعقل نہ کر سکے اور اپنے تصورات کے گورکھ دھندے میں الجھ گئے۔ جب تعمیری غور و فکر کی نوبت آئی تو قومی تحریک اختلاف و انتشار کا شکار ہو گئی اور اس سے متخالف رجحانات پیدا ہو گئے۔

دوسرا موقع اس وقت حاصل ہوا جبکہ ۱۹۳۵ء کے قانون کے تحت کانگریس آٹھ صوبوں پر حکومت کر رہی تھی۔ یہ ایک ایسا ذمہ دارانہ موقف تھا جہاں کانگریس کو تعمیری پالیسی تشکیل دینے کی ضرورت تھی۔ محض نعرے لگانا کافی نہ تھا۔ مثلاً مزدوروں اور کاشتکاروں کے مسائل اور فرقہ واری مسئلہ حل طلب تھا۔ ان میں سے ہر مسئلہ کی نسبت کانگریس نے سنگین غلطیاں کیں۔ کانگریس کے قول و عمل کا اختلاف ظاہر ہو گیا۔ اپنی شورش پسندی کے زمانہ میں وہ جو کچھ کہتی تھی وزارت کے زمانہ میں وہ نہیں کر سکی۔ اس کے نتیجے کے طور پر قومی تحریک کے اندر کمزوری پیدا ہونے لگی اور اس کے خلاف دوسری قوتیں ابھرنے لگیں اور ہندوستانی سیاسیات میں اس کی ٹھیکہ داری کو چیلنج دینے لگیں۔

بالآخر موجودہ جنگ شروع ہوئی۔ کانگریس جو قومی تحریک کی واحد نمائندہ سمجھی جاتی تھی اپنے ذمہ دارانہ موقف سے نکل آنے کے لئے بے چین تھی کیونکہ اس کو اب زندگی کے حقیقی مسائل سے دوچار ہونا پڑتا جن سے وہ ہمیشہ گریز کرتی رہی تھی۔ کانگریس نے عدم تشدد کے اصول کو حیلہ بنا کر اپنی قدیم منفی روش پھر اختیار کر لی۔ یہ داستان ابھی ہمارے ذہن پر تازہ ہے۔ قومی تحریک کی ساری تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے جن کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ قومی تحریک سیاسی عدم ذمہ داری کے اصول پر کار بند ہے جو رفتہ رفتہ سیاسی زندگی میں ابتری پیدا کر دیتا ہے۔ ایسی منفی روش ملک کی تباہی [illegible]

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۷)

مشرقی یورپ کی سیاسی صورتحال

پولینڈ کی نئی حکومت

ہنگری کے دارالسلطنت بڈاپسٹ کے لئے جو لڑائی
...ے ہو رہی تھی اس کا انجام اب قریب آ پہنچا ہے۔
...ل تو بوڈا میں اور ہالی ڑنسکی کی سوویت فوجیں گزشتہ ہفتہ
...پسٹ کے پیچھے آ ملی تھیں اور ہراول کا مورچہ اب اس شہر سے
...ت پچھم میں ہٹ گیا ہے۔ بڈاپسٹ میں نازیوں کی فوج
...وقت بے قصور ہو چکی ہے ان کے سامنے بس ایک ہی راستہ
...ہے اور وہ یہ کہ سوویت فوجوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیں
...ورنہ ان کی ہلاکت یقینی ہے۔

لیکن سوویت فوج کا مقصد اب بڈاپسٹ یا ہنگری
...پر قبضہ کرنا نہیں ہے۔ یہ مقصد تو قریب قریب پورا ہو چکا ہے۔ جنوب
...میں سوویت فوجیں اب براہ راست جنوبی جرمنی اور وانا کی سمت
...بڑھ رہی ہیں۔ جہاں سے وہ اس وقت صرف ساٹھ میل کی دوری پر
...ہیں۔

مغرب میں اتحادیوں نے جرمن حملے کو روک دیا
...ہے اور اتحادی فوجیں مارشل رنڈسٹیٹ کی
...فوجوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ
...رنڈسٹیٹ اپنا سارا زور صرف کر چکا ہے اور اب اس کو مزید
...کامیابی نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کے جوابی حملے کا نتیجہ
...یہ ہوا کہ ایک اہم محاذ جنوبی جرمنی کے صنعتی مرکز روہر پر اتحادیوں
...کے حملے کی تیاریاں بڑی حد تک غیر منظم ہو چکی ہیں۔ اس کے
...علاوہ جرمنوں کو کوئی اہمیت بھی ہاتھ نہ لگا۔ مثلاً ایک جگہ
...انہوں نے پٹرول کے چھیاسی ہزار گیلن پر قبضہ کر لیا۔

مغرب میں اتحادیوں کو جو پسپا ہونا پڑا اگر
...جرمنوں کی اس کامیابی کو زیادہ اہمیت دینا غلط ہے۔
...سوویت اخبار پراودا نے سال نو کا پیغام کے عنوان سے
...ایک اداریہ لکھا ہے کہ

...یہ صحیح ہے کہ اب یہ بات ثابت نہیں کہ مشرقی اور مغربی
...دونوں محاذوں پر [illegible] کسی بڑے جوابی حملہ
...سے [illegible] کے لئے ضروری سازوسامان
...مہیا کر سکے۔ [illegible] سازوسامان
...سے صحیح ہو گزشتہ سال [illegible]
...دوبارہ شکست [illegible]
...جا سکے گی۔

سال نو کے موقع پر نازی لیڈروں نے جو تقریریں
...کیں ان سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی موت کے دن
...بہت قریب آ گئے ہیں۔ مثلاً ہٹلر نے جو کہا ہے کہ ہم
...[illegible] ملک کی مشرقی و مغربی [illegible]
...[illegible]

چرچل نے یونان کی تمام پارٹیوں کی کانفرنس
منعقد کی جس میں ای اے ایم کے نمائندے بھی شریک تھے
کانفرنس ناکام رہی کیونکہ شاہ پسندوں کی "پاپولر پارٹی"
نے ای اے ایم کے مطالبات کو ماننے سے انکار کر دیا۔
ای اے ایم کا مطالبہ یہ تھا کہ حکومت میں عوام کی باقاعدہ
نمائندگی ہو جلد سے جلد پارلیمنٹ کے انتخابات کئے جائیں
اور استصواب رائے سے معلوم کیا جائے کہ آیا عوام
بادشاہت چاہتے ہیں یا جمہوریت اور داخلی نظم و نسق
اور عدالت کے محکموں کے وزیر ای ایل اے ایم کے ممبر ہوں۔
اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یونانی عوام کس حکومت
کو کیا چاہتے ہیں [illegible] وہ علی الاعلان کہتے ہیں کہ وہ
وطن فروش جنہوں نے ہٹلر کے عہد میں اس سے ساز باز
کیا تھا اب [illegible] کے اس علاقے میں پناہ گزیں ہیں جس پر
برطانوی جنرل اسکوبی کا قبضہ ہے۔

کانفرنس ناکام رہی لیکن صورت حال کچھ
کے لئے زیادہ سازگار ہوتی جاتی ہے۔ ای ایل اے ایم کا یہ
مطالبہ چرچل کو ماننا پڑا کہ شاہ جارج تخت سے دست
بردار ہو جائے چنانچہ شاہ جارج رخصت ہو گئے
اور ان کی جگہ ریجنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ برطانیہ کی رائے
عامہ حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی کر رہی ہے۔
خود لندن [illegible] ای ایل اے ایم پارٹی کی
[illegible] بتائے جاتے ہیں
اصولی طور پر ان میں سے کسی شرط کو نامنظور نہیں کیا جا سکتا ہے
توقع ہے کہ [illegible] جس پر یورپ کے ہر ملک
کی تحریک مقاومت بھی اصرار کرے گی۔

جنرل اسکوبی اور ای ایل اے ایس پارٹی کے نمائندوں کی
عارضی صلح کے بارے میں گفت و شنید جاری ہے۔ اسی طرح
ای ایل اے ایس پارٹی کے نمائندوں اور ریجنٹ میں جن کا نام آرچ بشپ
ڈاماس کینوس ہے نئی حکومت کی تشکیل کے بارے میں بات
چیت ہو رہی ہے۔ یونان کی سیاسی گڑبڑ ابھی تک ختم نہیں
ہوئی ہے لیکن ظاہر ہے کہ اب یہ بحران زیادہ دن رہنے
والا نہیں۔ تازہ ترین خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ "آرچ بشپ ڈاماس
کینوس ایک ایسی حکومت بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جس پر
پوری قوم کو اعتماد ہو اور جو غیر مقبول سیاسی جماعتوں اور
سیاست دانوں سے پاک ہو۔

اگر ایسی حکومت بن گئی اور اس نے یونان کی
سرزمین پر غیر جانبداری سے غور کیا تو پھر کسی جھگڑے کی بنا پر
[illegible] حکومت کی تشکیل ناممکن نہیں ہوگی

پارلیمنٹ سے ایک اہم خبر آئی ہے۔ وہاں پچھلے ہفتے
قومی آزادی کی مجلس نے اعلان کیا کہ آزادی کی کمیٹی [illegible]
جمہوریہ پولینڈ کی عارضی حکومت منظور ہو گئی اور اس کے فرائض
انجام دے گی۔ یہ ایک قدرتی اور لازمی اقدام ہے۔ قومی آزادی
کی مجلس نے پولینڈ کی ہنگامی حکومت سے سمجھوتے کی بہت کوشش
کی لیکن نتیجہ الٹا ہی نکلا۔ [illegible] جو پولستانی حکومت لندن
میں قائم ہے اس میں پرانے جرنیل مثلاً سیکورسکی [illegible] بھی شامل
نہیں ہیں اور وہ آتش جنگ [illegible] خود چرچل اس کی پیٹھ
پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں آزاد پولستانی کمیٹی
کے لئے ضروری ہو گیا کہ وہ انتظام حکومت اپنے ہاتھ میں لے
چنانچہ وزیر اعظم نے اعلان کر دیا ہے کہ پولینڈ تمام [illegible]
کو [illegible] دیا جا رہا ہے۔ پولینڈ کی اصلی اور منتخب حکومت کی
حیثیت سے وہ لندن کی [illegible] حکومت کے قرضے چکانے کی
بالکل ذمہ دار نہ ہوگی۔ اس کے ساتھ [illegible] یہ بھی اعلان
کر دیا ہے کہ پولستانی حکومت تمام جمہوری حکومتوں خصوصاً
برطانیہ، سوویت روس اور امریکہ سے انتہائی دوستانہ تعلقات
قائم کرنا چاہتی ہے۔

حکومت برطانیہ و مصر کا تجارتی و مالیاتی معاہدہ

ہندوستان کے لئے خاص اہمیت

لندن، [illegible] جنوری۔ [illegible] پریس آف انڈیا کا خصوصی
نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت برطانیہ اور حکومت مصر کے
مابین جس تجارتی و مالیاتی معاہدہ کے بارے میں پہلے اعلان کیا گیا
تھا اور جس کی بہت جلد لندن سے توثیق ہونے والی ہے
وہ ہندوستان کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ برطانیہ
میں ہندوستان کی طرح مصر کے بھی اسٹرلنگ فاضلات جمع
ہیں اور اب اس سلسلہ میں برطانوی اور مصری حکومتوں کے
درمیان جو انتظامات ہوتے ہیں وہ اس بات کو سمجھنے
میں مدد دیتے ہیں کہ ہندوستان کے حق میں کیا عمل کیا
جائے گا۔ پہلے تو اس معاہدے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
جہازرانی کے [illegible] کو کچھ بہتر بنایا جائے گا جس سے
صرف مصر بلکہ دوسرے ممالک مشرق وسطیٰ کی درآمدات
کی مقدار میں کافی اضافہ ہو جائے گا۔ دوسرے یہ کہ
اس معاہدے سے [illegible] ممالک متحدہ امریکہ
کے [illegible] سوئٹزرلینڈ کے فرانک اور سویڈن کے کراؤن کا
ایک مخصوص مقدار [illegible] مصر کو دیا جائے گا۔ اس طرح ان
انتظامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ متحدہ حکومتوں اور اسٹرلنگ
فاضلات سے متعلق ان ملکوں کی ضروریات کو پورا کرنے
کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا جو اسٹرلنگ کے
حلقہ اثر میں ہیں۔ (اے۔ پی)

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

بلا تنقید

مسز سروجنی نائیڈو کی اس تقریر کے تعلق سے جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ کانگریس نے کوئی کوئیک شرط نہیں کی دی تھی کے سرکاری حلقوں میں یہ تبصرہ کیا جارہا ہے کہ اگر کوئی تحریک شروع نہیں کی گئی تھی تو سمجھ میں نہیں آتا کہ حال ہی میں بعض صوبوں میں جو کانگریس کمیٹیاں از سر نو قائم ہوئیں اُن سے ایسے اشخاص کو کیوں خارج کردیا گیا جنھوں نے تحریک میں حصہ نہیں لیا تھا۔ اور یہ کہنا کہ جنگ سامراجی جنگ ہے کانگریس کے اس دعوے سے میل نہیں کھاتا کہ جنگ والی قرارداد سیاسی جنگ میں مدد دینے کے لئے مرتب کی گئی تھی۔ (اسوسی ایٹیڈ پریس)

آریہ سماجی حضرات نے قرآن پاک، اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف اپنے سالانہ جلسہ میں جس دریدہ دہنی سے کام لیا ہے اس پر جس حقانی معاصرین اور اداروں نے برہمی کا اظہار کیا ہے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اس موقع پر اپنے غصہ کو قابو میں رکھنا ہی مصلحت ہے کیونکہ آریہ سماجی حضرات کی مراد بر آئے گی اگر مسلمان ان سے الجھ گئے۔ یہ سارا کھیل اسی لئے تو کھیلا جارہا ہے۔ اب رہا جلسے تو اقبال کے اس شعر میں مسلمانوں کی تسلی کا سامان موجود ہے

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

البتہ اس ضمن میں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ نفرت اور اشتعال پھیلانے والے اشخاص کو جلسہ منعقد کرنے کی اجازت دی ہی کیوں گئی۔ یہ حسن ظن آخر کب تک!

مولوی دلدار حسین صاحب ناظم تعمیرات تنگبھدرا پراجکٹ کے چیف انجینیر مقرر ہوگئے۔ (ایک عام افواہ)

یہ اندیشہ تو ہمیں ابتدا ہی سے لگا ہوا تھا کہ مولوی دلدار حسین صاحب چیف انجینیر ہو کر رہیں گے لیکن یہ توقع نہ تھی کہ سارا تنگبھدرا پراجکٹ مولوی صاحب موصوف کی "دلداری" کے نذر ہو جائے گا۔ اے تنگبھدرا پراجکٹ!!

شہر کی گاؤں اور گلیوں پر مولوی مرزا مقصود احمد خاں صاحب کی نظر کرم پڑ رہی ہے۔ دودھ کی فراہمی کی جانب توجہ منعطف ہو رہی ہے۔ دودھ کی سربراہی سے متعلق اخبارات میں ایک اسکیم بھی شائع کی گئی ہے۔

ہم اس خیال کی پر زور تردید کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ مرزا صاحب متعدد ڈیری فارم (شیر خانوں) کے مالک ہیں۔ یہ خیال بھی قطعاً صحیح نہیں ہے کہ مرزا صاحب چاول سے ہاتھ دھو کر اب دودھ میں نہانا چاہتے ہیں۔

حکومت سرکار عالی کی مختلف اسکیموں پر تبصرہ کرتے ہوئے معاصر "شیر دکن" لکھتا ہے کہ:-

حکومت سرکار عالی اپنی رعایا کی خوشحالی اور اس وطن کے بڑھانے کی جانب بدل متوجہ ہے۔ ہمارے نزدیک ضرورت اس کی ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ نظم و نسق میں ایسی دستوری اصلاحیں نافذ کی جائیں جن سے اہل ملک کے قابل اور محب وطن نمائندگان کو حکومت میں موثر حصہ لینے کا موقع ملے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حکومت میں قوم کو حصہ نہ ملے بلکہ ان کے "قابل اور محب وطن" نمائندوں کو حصہ ملے۔ اور ہمارے علم کی حد تک ایسے نمائندے صرف کیبنٹ ساہوکاران فراہم کر سکتی ہے۔ اس حلقہ کے باہر "قابلیت اور حب الوطنی" مفقود ہے۔

مسٹر آر گپتا راؤ سابق صدر ریڈیکل لیگ حیدرآباد "پاکستان مسلمانوں کا پیدائشی حق ہے" کے عنوان پر تقریر کریں گے۔ (اسوسی ایٹیڈ پریس)

مسٹر نریندر جیت آریہ سماج کو چاہئے کہ فوراً حیدرآباد کے دورہ پر روانہ ہوجائیں۔

تعجب ہے کہ بلغاریہ کی انجمن صحافت نے دو بلغاری اخبار نویسوں کو اس بنا پر اپنی رکنیت سے خارج کردیا کہ ان کا مسلک نسل پرستی تھا۔ (پیام)

فاضل مدیر پیام نے تاج "ہفتہ وار" کو اپنی برادری سے اس لئے خارج کردیا تھا کہ وہ بعض ایسے مدیروں کی ذہنیت کو بے نقاب کر رہا تھا جو جوبلی ہال پر بیٹھ کر غریبوں کی قربانی میں ڈبکے ہوئے جارہے تھے۔

دیندار انجمن آصف نگر کی مجلس عاملہ نے جاپان کے خلاف جہاد کرنے کے لئے آٹھ مبلغین کو انتخاب کیا ہے جو عنقریب دورہ پر روانہ ہوں گے۔ (ایک خبر)

معلوم ہوتا ہے کہ ہماری نیوز ایجنسیاں خبریں فراہم کرنے کے لئے آج کل "طلسم ہوشربا" اور "فسانہ عجائب" سے مدد لے رہی ہیں۔

راجہ جی نے سپرو کمیٹی کے پاس ایک مختصر یادداشت روانہ کی ہے جس میں انھوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ:-

"مسلم لیگ سے معقول شرائط منوانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ قانون حکومت ہند بابت ۱۹۳۵ء کی وفاقی اسکیم کو نافذ کر دیا جائے۔"

ہمارے خیال میں اس اسکیم کے نفاذ سے دو فوائد حاصل ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ سیاسی اقتدار بالکلیہ گورنر جنرل کے ہاتھ میں رہے گا اور دوسرے یہ کہ مرکز میں ہندوؤں کو مستقل اکثریت حاصل رہے گی۔ راجہ جی کو سوجھی بڑی دور کی۔ آزادی ملے یا نہ ملے مسلم لیگ تو دب جائے گی جو راجہ جی جیسے محبان وطن کی آفت جان ہے۔ بہرحال راجہ جی کا یہ تازہ ترین فارمولا تدبر کا شاہکار ہے۔

امریکہ تنہا برطانیہ اور روس کو شکست دے سکتا ہے۔ نیویارک "ڈیلی نیوز" کا بیان۔ (اخباری سرخیاں)

سچ۔ صاحب نظراں نشۂ قوت ہے خطرناک

مجلس اتحاد المسلمین کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں اس سال نمائش بھی ہوگی۔ (ایک خبر)

کوئی انوکھی بات نہیں۔ یہ تو ہر سال ہوتی ہے۔

تمام جہاں کی اقوام کو چیلنج

معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات

اس کے متعلق ایک رسالہ اردو انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے جو صرف ایک کارڈ لکھنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

عبداللہ الدین — دی پروگرس سکندرآباد

۱۹۴۵ء میں نازیت کا خاتمہ

امریکی کانگریس کے نام پریسیڈنٹ روزولٹ کا پیام

واشنگٹن۔ ۸ جنوری۔ پریسیڈنٹ روزولٹ نے کانگریس کے نام ایک سرکاری پیام بھیجی اس امید کا اظہار کیا کہ سال نو انسانی تاریخ میں شہنشاہوں کا ایک سال ہوگا۔

نئے سال میں یورپ میں نازیوں کی وحشت کے دور کا خاتمہ ہوگا۔ ونیز سامراجی جاپان کی کینہ ورانہ قوت کے مرکز کو اتحادی فوجیں محصور کر لیں گی۔ عالمی امن کے لئے جو تنظیم قائم کی جائے گی ۱۹۴۵ء میں اس کا آغاز قابل لحاظ حد تک ہوگا اور ہونا چاہئے خارجی پالیسی کے بیان میں ہم متحدہ اقوام کی صف میں نہ صرف جنگ کی خاطر کھڑے رہنا چاہتے ہیں بلکہ ہم امن کے لئے اس صف میں کھڑے رہنے کے خواہشمند ہیں۔ جس کے لئے یہ جنگ لڑی جا رہی ہے۔ ہم کو جو چیز متحد کر رہی ہے وہ نہ صرف مشترک خطرہ ہے بلکہ مشترکہ امید بھی ہے۔

امریکہ کی خارجی پالیسی

امریکہ کی خارجی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے پریسیڈنٹ نے بیان کیا کہ ہم اس کو فراموش نہیں کر سکتے کہ کس طرح برطانیہ نے تن تنہا ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۱ء میں جمعیت پر ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اس کے ساتھ غضبناک بمباری کے باوجود برطانیہ نے ایک عظیم اسلحہ سازی کی صنعت کی تعمیر کی جس کی وجہ سے وہ ۱۹۴۲ء میں اطالین کے مقام پر جارحانہ اقدام کر سکا۔ ہم ماسکو لینن گراڈ اور اسٹالن گراڈ کے دلیرانہ اور شاندار مدافعت کو نہیں بھول سکتے۔ اور ہم ان عظیم روسی جارحانہ اقدامات کو بھول نہیں سکتے جو غیر متغیر طور پر جرمنی افواج کی تباہی کی صورت میں اختتام کو پہنچ چکے ہیں۔

امریکی عزم کی توثیق

مختلف محاذوں پر تبصرہ کرتے ہوئے پریسیڈنٹ نے امریکہ کے اس عزم کی توثیق کی کہ وہ اس وقت تک مسلسل طور پر جرمنی پر حملہ کرے گا جب تک کہ جرمن ہار نہ جائے۔

مشرق بعید کا ذکر

مشرق بعید کی مہم کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے بیان کیا کہ بحر الکاہل میں ہم نے جدید جنگ کی تاریخ میں نہایت ہی تیز متحرک جارحانہ اقدام کا اہتمام کیا ہے۔ اور ہم نے دشمن کو تقریباً ۳۰۰۰ میل پیچھے دھکیل دیا ہے جو ابتدائی غلبہ میں ان کی تمادی کے سبب بر خلاف مشرق بعید میں جو جاپانی پوزیشنیں ہیں ان سے اس کو منقطع کر دیا ہے۔ اگرچہ اس سے قبل ہم درحقیقت جاپانی بحریہ کے ایک بڑے حصہ کو جنگ میں مصروف نہ کر سکے۔ اس کے بعد ہم نے جو ... کی سبب وہ جاپانی بحری قوت کے خلاف ایک شدید ترین ضرب ہے جو شاید ہی اس سے قبل اس پر لگائی گئی ہوگی۔ امریکی بحریہ جاپانی بحریہ کے مقابلہ کے لئے ایک اور موقع کی تاک میں ہے۔

چین کی امداد میں اضافہ

چین کا ذکر کرتے ہوئے پریسیڈنٹ روزولٹ نے بیان کیا کہ باوجود ہم چین کی جو مدد کر رہے ہیں اس میں اضافہ کیا۔ اختتام سال پر ہوائی نقل و حمل کی کمان رسدات کی اس قدر مقدار میں چین لے جا رہی تھی جو ایک سال قبل کے مقابلہ میں تین گنا اور زیادہ تھیں۔ اور ان رسدات کی مقدار برما روڈ کے ذریعہ پہنچانے والی رسدوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔

ہم کو برما میں حیرت انگیز دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا اور اس کے لئے غیر معمولی صبر و تحمل اور عزم کی ضرورت تھی۔

محکمہ رسد کی صحافتی یادداشت

حیدرآباد۔ ۹ جنوری۔ محکمہ رسد حکومت سرکار عالی کی جانب سے حسب ذیل صحافتی یادداشت جاری کی گئی ہے۔

حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن لمیٹیڈ کے ایجنٹس کو دھان یا چاول کی خریدی پر اکٹھا اجارہ داری خریدی دھان چاول کے تحت جو کمیشن ادا شدنی ہوگا اس کی صراحت حسب ذیل ہے۔

۱۔ انفرادی ایجنٹس کی صورت میں دھان پر ۱۲ فیصد اور چاول پر ایک فیصد کمیشن دیا جائے گا۔ ایجنٹ کو یہی چیز دینی پڑے گی جو کہ وہ فراہم کنندوں سے حاصل کریں خواہ وہ دھان ہو یا چاول اگر وہ دھان خریدے تو اسے اس کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اسے چاول میں تبدیل کر کے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو چاول کی قیمت پر فروخت کرے۔

۲۔ وہ انجمن اپنے امداد باہمی کو اس کا اختیار ہوگا کہ دھان یا چاول میں جو چاہیں انتخاب کریں۔ انہیں اس کی اجازت ہوگی کہ وہ دھان کو چاول میں بشرطیکہ وہ پسند کریں تبدیل کر کے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو چاول کی قیمت پر دیں لیکن ایسی صورت میں انجمن کو کمیشن نہیں دیا جائے گا۔ لیکن اگر انجمن دھان خریدے اور اس حالت میں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے حوالے کرے تو ۱۲ فیصد کمیشن دوسرے ایجنٹس کی طرح انجمن کو بھی دیا جائے گا۔

۳۔ انفرادی ایجنٹ کو دھان اور چاول کی صورت میں اور انجمن کو دھان کی صورت میں اس کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ کسی مخصوص رقبہ میں کاشتکار کو رقوم ادا کرتے وقت قیمت میں کمی کرے سوائے اس کے کہ سامان کو نامزد کردہ پر نہیں بلکہ کسی قصبہ میں بیل گاڑی کے ذریعہ پہنچایا گیا ہو۔

سیاسی خلا

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۳)

کر سکتی۔ سماج کو جو اپنے اہم سیاسی و معاشی مسائل حل کرنے کے لئے آگے بڑھنا چاہتا ہے ایک نئی سیاسی تحریک کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

ہندوستان آج ایک نئے راستہ پر کھڑا ہے۔ اب قدیم و جدید دستوں میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کا سوال ہی نہیں ہے۔ قدیم راستہ پسماندگی کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ اپنی افادیت کھو چکا ہے۔ ملک کی سیاسی زندگی کو اب ایک نیا رخ اختیار کرنا چاہئے۔ یہ واقعہ کہ ملک غریب عوام کے اختلافات سے اس وقت دوچار ہے اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم اپنے سیاسی فکر کے منہج کو بالکل بدل دیں۔ تمام سنجیدہ غور و فکر کرنے والے افراد کا فرض ہے کہ وہ نئی سیاسی زندگی کا بنیاد رکھیں۔ جو معاشی خلا کو پسند نہیں کرتے اس لئے ملک کی سیاسی زندگی خود بخود ایک نئی منزل میں قدم رکھے گی۔ یہیں ایک مجبوری دور ناگزیر ہے۔ اس دور میں نئی نئی تحریکیں پیدا ہوتی گئیں۔ ان تحریکوں کی بنیاد مبہم بھی ہوتی ہے اور ہر قوت تسلط حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس وقت ہم ایسے ہی ایک دور سے گزر رہے ہیں۔ قدیم سیاسی طریقے میدان سے ہٹتے جا رہے ہیں اور نئے رجحانات نمودار ہو رہے ہیں اور اپنی قوت کو محسوس کر رہے ہیں۔ اب سیاسی مفکرین اور رہنماؤں کا کام ہے کہ وہ مستقبل پر نظر رکھ کر لائحہ عمل متعین کریں۔

اس وقت قدیم قومی تحریک کے انتشار سے دو متبادل تحریکات ہندوستان کے سیاسی افق پر نمایاں صورت پذیر ہو رہی تھیں۔ ایک تحریک کی قیادت ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کے ہاتھ میں ہے اور دوسری جماعت کارخانہ داروں و سرمایہ داروں کے ہاتھ میں۔ اول الذکر کی کوشش یہ ہے کہ ہندوستان کی سیاسی زندگی کو ایک نئی بنیاد پر منظم کرے اور افراد ترقی کے قانون کی سمت میں آگے بڑھنا چاہتی ہے۔ دوسرے افراد کو ... کانگریس کی مشنری سے مستفید ہو کر اپنی سرمایہ دارانہ تحریک چلانا چاہتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ سرمایہ داروں کو ایک سیاسی مشنری کی ضرورت ہے اور یہ مشنری کانگریس فراہم کر رہی ہے جس کو ضرورت ہے ایک قوم ایک پارٹی اور ایک لیڈر۔

تیرتے ہوئے بندرگاہ

ساحل پر استعمال کرنے کے لئے ایسے پشتے تیار کر دو جو جوار جانے کے وقت اوپر نیچے ہو سکیں۔ مگر یہ مسئلہ حل ہونا ہو گا سب سے بہترین طریقے سے کام ہونا چاہئے۔ اس پر بحث کی کوئی گنجائش نہیں۔ عمل سے مشکلات خود حل ہو جائیں گی جب مسٹر چرچل کو ساحل پر فوجیں اتارنے کے لئے پشتے تیار کرنے کی مشکلات کا اندازہ کرایا گیا تو انھوں نے یہ پیغام دیا۔

اس ہدایت کے تحت برطانیہ نے نارمنڈی کے ریگستانی ساحل پر چند دنوں میں ڈوور سے بڑا بندرگاہ تعمیر کرنا شروع کیا۔ خیال رہے کہ ڈوور کی تعمیر میں سات سال صرف ہوئے تھے۔

یہ شاید انجینیری کی تاریخ کا عظیم ترین کارنامہ تھا۔ جب اتحادی نارمنڈی کے کشادہ ساحل پر اترے تو بندرگاہوں کی سخت ضرورت محسوس ہوئی۔ اتری ہوئی فوجوں کی ضروریات کہاں اور کس طرح مہیا کی جائیں؟ ایک جدید بندرگاہ کے بغیر کیسے ممکن ہے؟ ان سوالوں کا جواب مصنوعی بندرگاہوں میں تھا جو نارمنڈی کے ساحل تک لے جا کر کھڑے کئے گئے۔ طویل تجربوں کے لئے بہت کم وقت تھا۔ تجربہ اور تعمیر ساتھ ساتھ ہوتے رہے۔ مزدوروں کی قلت کے باوجود وقت بچانے کی غرض سے یہ تجربہ کیا گیا کہ سارا کام برطانیہ میں انجام پائے۔ محض اس لحاظ سے بھی یہ بہت بڑا کام تھا۔ اس خاص کام میں ..... سے زیادہ آدمی لگے ہوئے تھے جن میں ... ہزار کام سیکھے ہوئے مستری ... ہزار بھی اور ... ہزار کام کرنے والے تھے۔ انہیں عارضی طور پر مناسب جگہ پر جانا تھا۔ کام تھوڑا تھوڑا ہوتا تھا کیونکہ حفاظت اس امر کی متقاضی تھی کہ کوئی بھی پورے کام کا اندازہ نہ لگا سکے۔

.. پرانے تجارتی جنگی جہازوں میں جو بیکار ہو چکے تھے کنکریٹ بھر کر دو بار انگلستان کے پار ایک مخصوص جگہ پر لگا دیئے گئے۔ وہاں ان کے نیچے کئے گئے اور بموں کے ذریعہ غرق کر دئے گئے تاکہ ساحل کے قریب ایک ہلالی نما دیوار سی بن جائے۔ اس کے ایک طرف جہازوں کے داخل ہونے کا راستہ کھلا گیا۔ اس سے باہر کی طرف پانی رک گیا۔ اندر کی طرف لوہے کے پشتے لگا دئے گئے تاکہ سمندر کی ہوا میں نمی پیدا ہو جائے۔ ان کے پیچھے بہت سے کنکریٹ کے مربع ڈوبتے گئے جو بیچ سے خالی تھے مگر ان کے اوپر چھت تھی۔ ان سے جہاز گزر سکتے تھے۔ ان کنکریٹ کے پشتوں سے فولادی پشتے پانی پر سے پہنچے ہوئے سامان کو ساحل تک لے جاتے تھے۔ یہ سیکڑوں فٹ لمبے ہوئے تھے تاکہ جب جوار جانے کے وقت پانی بیس فٹ سے زیادہ اونچا ہو تب بھی ساحل تک جڑے رہیں۔ ... فٹ کے پشتوں کے نیچے ... میل تک پھیل گئے۔ آبنائے کے پار چند روز میں لاکھوں ٹن سامان پہنچا دیا گیا۔

اس تجویز میں دو بندرگاہ شامل تھے۔ ایک برطانوی دوسرا امریکی۔ بدقسمتی سے گذشتہ ۴۰ سال میں سب سے زیادہ ہوا اسی وقت چلی۔ اس وقت یہ مصنوعی بندرگاہ ... تک ہی بن پہنچے تھے۔ امریکنوں کے بندرگاہ کو اور بھی زیادہ نقصان پہنچا کیونکہ یہ براہ راست سمندر کی ہواؤں کی زد میں آ کر ٹوٹ پھوٹ گیا تھا۔ گو شربورگ فتح ہو چکے تھے اس سے کام لیا جانا بند ہو گیا۔

انگریزی بندرگاہ کو نسبتاً کم نقصان پہنچا۔ اس نقصان کی جلد تلافی ہو گئی اور یہ بندرگاہ مکمل ہو گیا۔ بہر حال سمندری ہوا سے اس درجہ نقصان پہنچا کہ بندرگاہ کی ابتدائی تجویز میں کسی قدر ترمیم ضروری ہو گئی۔ ہوا رکنے کے بعد تعمیر کا کام پھر جاری ہو گیا حالانکہ اس مرتبہ اس میں تخفیف کرنی پڑی۔ یہاں تک کہ جولائی تک اس بندرگاہ پر پورا سامان نہیں اتارا جاتا تھا۔

مکمل ہونے پر یہ بندرگاہ نہایت خوشنما معلوم ہوتا تھا۔ یہ اب ٹکڑوں کا مجموعہ نہیں رہ گیا تھا۔ اترنے کی جگہوں سے پار سمندر میں قریباً ایک میل تک لنگر پڑے ہوئے تھے۔ یہ اترنے کی جگہیں جوار جانے کے وقت پر نیچے کی جا سکتی تھیں۔ سایہ دار جگہوں سے چھوٹی چھوٹی کشتیاں جہازوں تک آ جاتی تھیں۔ ہر طرف ریل پیل تھی۔ ... سے گریں اور ... اترنا ... بندرگاہ کی ہر چیز وہاں موجود تھی۔ ... والے پل ... سمندر کی سطح پر اترنے کی جگہوں تک جو ... کے اندرونی راستوں سے ملی ہوئی تھیں موٹر ٹھیلوں اور ٹینکوں کے بوجھ سے چوں چوں کرتے ہوئے پہنچے۔ اس طرح اتحادی فوجوں تک سامان پہنچنے کا بندوبست ہو گیا۔ برطانیہ کا یہ سب سے بڑا خفیہ ہتھیار مناسب وقت پر استعمال کیا جا رہا تھا۔

دشمن کے ہوائی جہازوں نے کئی مرتبہ تعمیر کے کام میں مداخلت کرنے کی کوشش کی لیکن کنکریٹ کے چبوتروں سے جہاں گولہ بارود وغیرہ برابر بڑھتا جا رہا تھا، طیارہ شکن ... نے مار بھگایا۔ لندن کے روزنامہ ڈیلی ہیرالڈ کے بحری نامہ نگار کا اس وقت کا بیان جب یہ بندرگاہ تیار ہو رہے تھے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے: "آبنائے کی دوسری جانب فرانس کے ساحل پر ہم نے ...... ٹن جہازوں کو روانہ ہوتے دیکھا جنہیں بندرگاہ بنانے کے لئے قصداً ڈبو دیا گیا۔ ان میں ۳۰ سال کا جہاز سنچورین اور ۴۰ سال کا فرانسیسی جہاز کوربے شامل تھا۔ ان کے علاوہ ہالینڈ کے کروزر سماترا کا ڈھانچہ اور برطانوی کروزر ڈربن تھا۔ ایک تباہ کن جہاز کے افسروں کے کمرے میں کسی نے ریڈیو کی سوئی گھمائی تاکہ یہ پتہ چلے کہ اس کام کے متعلق جرمن کیا کہتے ہیں۔ جب ہم نے جرمنی سے خبریں پڑھنے والے کو یہ کہتے سنا کہ جرمن ہوائی جہاز اور دوسرے ... نارمنڈی کے ساحل کے قریب ایک بڑی تعداد جنگی اور سامان بردار جہازوں کو ڈبو رہے ہیں تو ہم نے بیساختہ قہقہہ لگایا۔ درحقیقت جب اہل برطانیہ ایک رو ... کے قریب پشتے بنانے کے لئے جہاز ڈبو رہے تھے تو جرمن اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ یہ ہماری سرگرمیوں کی کارگزاری ہے۔

اتحادی امر نے مصنوعی بندرگاہ بنانے کے لئے نارمنڈی کے ساحل پر تفصیلات کی تعریف کا ... ایرو لنچ ... کو منتخب کیا۔ اس انتخاب کو دیکھنے کے لئے ڈیپ کے حملہ پر نظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ ڈیپ کے حملہ سے یہ بات ظاہر ہو چکی تھی کہ ایک محفوظ بندرگاہ پر سامنے سے حملہ کرنے ... کیا۔ اب صرف ایک ہی راستہ رہ گیا تھا اور وہ یہ تھا کہ کھلے میدان پر فوجیں اتاری جائیں۔ وہیں یہ ... دشمن یہ سوچے بیٹھا ہے کہ اتحادیوں کا مجموعہ ... بندرگاہ کے ... ساحل پر فوجیں اتارنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

تاریخ میں انجینیری کے اس سب سے بڑے کارنامہ کی ... اتحادی کام کرنے والوں نے کچھ حصہ لیا۔ برطانوی بحری بیڑے کے امیر البحر ... نے دوسرے برطانوی اور امریکی بحری فوج کے افسروں کی مدد سے دن رات حملوں کی رہنمائی کی۔ اس میں ایک لاکھ ٹن کنکریٹ کی ضرورت پڑی۔

۱۹۴۳ کی کیوبک کانفرنس میں اتحادیوں کی مشترکہ انجمن نے عظیم الشان فیصلہ کیا تھا کہ آبنائے کے پار یورپ پر حملہ کرنے کے لئے مصنوعی بندرگاہ بنانا لازمی ہے اسے برطانیہ نے وقت مقررہ میں مرتب کر دیا کہ یورپ کی آزاد فوجوں کی پیش قدمی کی رفتار بڑھ جائے۔ برطانوی بحری فوج نے یہ پروا نہ کی کہ بندرگاہ دشمن کو اپنا شریک کر دیتا ہے۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے اس کارنامہ کی کامیابی کے ساتھ رہنمائی کی۔ ممکن ہے کسی روز فرانسیسی قوم خود اپنے نقشے کا نام "بندرگاہ ونسٹن" رکھ دے۔

ہندوستان میں دستور سازی کی لہر

بقیہ سلسلہ صفحہ اول

سپرو کمیٹی کا سوال بند

اس صورت حال میں جو مسئلہ ... پیچیدہ ہے سپرو کمیٹی نے اپنا کام شروع کیا ہے۔ سر تیج بہادر سپرو نے بڑی ذمہ داری قبول کی ہے۔ انھوں نے ... کیا ہے جس کی ... قدم اٹھانا چاہئے تھا اگر ان کی کمیٹی ناکام رہی تو ذمہ داری حکومت برطانیہ پر منتقل ہو جائے گی۔ سر تیج نے جرأت سے یہ ذمہ داری قبول کی ہے اور وہ ناکامی سے نہیں گھبرائے۔ انھوں نے مجلس مصالحت کے کام کو چار ضمنی کمیٹیوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ان میں سے اہم ترین کمیٹی وہ ہے جو ہندوستان کے آئندہ دستور کی بنیاد سے بحث کرے گی۔ دوسری کمیٹی پست اقوام سے اور تیسری غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق سے بحث کرے گی۔ چوتھی کمیٹی مسئلہ کے معاشی و انتظامی پہلو کی تحقیق کرے گی۔

اگرچہ مسئلہ کا ہر پہلو اہم اور پیچیدہ ہے لیکن سب سے دشوار کام پہلی کمیٹی کا ہے۔ اس کی کامیابی پر دوسری کمیٹیوں کی کامیابی منحصر ہے کیونکہ پہلی کمیٹی کے ذمہ ایک ایسا دستور مرتب کرنا ہے جو مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہو سکے اور مسلمانوں کو پاکستان کے سوا کسی چیز پر ... نہیں۔ سپرو کمیٹی کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے سوالنامہ میں صاف اور واضح طور پر ملک کی تقسیم کا سوال شامل ہے۔ (کرنل پی۔ ایڈورڈ انڈیا)

اِعلان

محکمۂ صدر ناظم و معتمد سر کار عالی صیغہ رسد

نشان (۱۰۳) مورخہ ۱۹ ار بہمن ۱۳۵۳ف

بنفاذ ان اختیارات کے جو تحت دفعہ ۵ دستور العمل انسداد ذخیرہ بندی و نفع اندوزی بابتہ ۱۳۵۳ف مجھے حاصل ہیں درآمد شدہ کاپنے کے تختوں (Imported Sheet Glass) کے تمام تھوک اور چلر فروش تاجروں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ بپابندی شرائط ذیل قیمتوں کی فہرست اپنی دوکان کے کسی نمایاں مقام پر آویزاں کریں جس میں چلر فروشی کی ان قیمتوں کو جن کا تعین صدر اعظم بہادر باجلاس باب حکومت نے ذریعہ اعلان محکمہ رسد نشان (۹۷) مورخہ ۲۱ ار بہمن ۱۳۵۳ف کیا ہے صاف اور صریح طور پر بتایا جائے گا :

۱۔ قیمتیں واضح خط میں بلدہ حیدرآباد و مستقر اورنگ آباد اور مستقر جات میں بزبان اردو و انگریزی اور دیگر مقامات پر اردو اور مقامی زبان ملکی میں لکھی جائیں گی۔

۲۔ قیمت کی فہرست ہر اس خریدار کو بتائی جائے گی جو صحیح قیمت فروخت کے متعلق استفسار کرے۔ فقط

منجانب صدر ناظم و معتمد رسد

محکمۂ انسداد طاعون کی عوام سے اپیل

حیدرآباد۔ ۸ر اسفندار۔ اطلاعات کے متاثرہ مقامات سے موسم کی تبدیلی کے باعث بلدہ حیدرآباد میں ایک شخص طاعون پلیگ میں مبتلا ہوا۔

پلیگ ڈپارٹمنٹ کو توقع ہے کہ اگر عوام اشتراک عمل سے کام لیں تو اس مرض کی مزید اشاعت پر قابو حاصل ہو سکتا ہے اور اس مرض کے وبائی شکل اختیار کرنے کے امکانات کو روکا جا سکتا ہے۔

عوام سے استدعا ہے کہ حسب ذیل قواعد پلیگ جو سرکار نے حسب فرمان خسروی منظر شدہ، مرزی الجمعیت الحکم مقرر نافذ کئے گئے ہیں ملحوظ رکھیں۔

جو شخص احکام ذیل کی خلاف ورزی کرے گا وہ ایک ماہ تک سزائے قید یا ۱۰۰ روپیہ تک جرمانہ یا ہر دو سزا کا مستوجب ہوگا اور اس دفعہ کے تحت مقدمات قابل دست اندازی پولیس ہوں گے۔

الف۔ اگر کسی شخص کے مکان میں بزمانہ طاعون میں چوہا، گھوڑی، بندر، بلی گرے یا مرے یا کوئی شخص طاعون میں مبتلا ہو تو اس شخص پر لازم ہوگا کہ اس واقعہ کی فوری اطلاع اس علاقے کے اسسٹنٹ سرجن یا انسپکٹر یا سب انسپکٹر حفظان صحت سررشتہ پلیگ یا انجمن صفائی متعلقہ کو کرے۔

ب۔ جب نقرہ وصحت کی اطلاع وصول ہونے کے بعد چوبیس گھنٹے تک کسی شخص کی نعش کو جو طاعون سے فوت ہوا ہو دفن یا جلایا نہ جائے گا۔

ج۔ ہر ایک ڈاکٹر، حکیم، وید پر لازم ہے کہ جب وہ کسی طاعونی مریض کے علاج کرنے یا مشورہ دینے کے واسطے کسی ایسے محلہ میں طلب کیا جائے جو پہلے .... سے متاثرہ نہ ہو تو اس کی تحریری اور فوری اطلاع اسپشل پلیگ افسر کو دے اور ہر ایسی پہلی اطلاع دہی پر مبلغ ایک روپیہ فیس اس شخص کو دی جائے گی۔ ایسے معالج کا یہ بھی فریضہ ہوگا کہ ہر طاعونی مریض جو اس کے زیر علاج ہو اس کے نام و پتے سے اسپشل پلیگ افسر کو مطلع کرے۔

د۔ ہر شخص پر لازم ہوگا کہ وہ کسی ایسے عہدہ دار کے فرائض منصبی کی انجام دہی میں کسی طرح کی مزاحمت نہ کرے جو قواعد ہذا کے اغراض کے مدنظر مقرر کیا گیا ہو۔

ھ۔ رقبہ متاثرہ میں رہنے والا کوئی شخص بدون اجازت اسپشل پلیگ افسر غیر متاثرہ آبادی میں جا کر رہنے نہ پائے گا لیکن ہلت کیمپ کی جانب یا ایسے عارضی یا مستقل مکانات میں جا کر رہنے کی ممانعت نہیں ہے جو آبادی سے دور واقع اور صدر صفائی سے تاریخ یا ایسے مقامات جو مجلس صفائی بول (ملاحظہ ہو دفعہ ۸)

و۔ مکان متاثرہ کا کوئی ساکن ہلت کیمپ کے علاوہ صدر صفائی کے کسی اور مکان میں منتقل نہ ہونے پائے گا جب تک بیرون صفائی مکان یا مسکن میں منتقلی کی اجازت دی جا سکے گی۔

حسب قواعد پلیگ جو شہر حیدرآباد کی حفاظت کے لئے مدون کئے گئے ہیں ان کو عمل میں لانے کے لئے محکمہ طبابت باشندگان بلدہ حیدرآباد کے اتحاد عمل کا خیر مقدم کرے گا۔ طاعون کا مریض یا مشتبہ مریض یا چوہوں، چیونٹیوں، چھچھوندروں اور گلہریوں میں کسی قسم کی بیماری یا موت واقع ہونے کی صورت میں ہر شخص کا بلا امتیاز رتبہ فریضہ ہوگا کہ اس کی اطلاع فوراً اسپشل پلیگ افسر کو دے۔

رعایا سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ متاثرہ مقامات سے غیر متاثرہ مقامات پر منتقل ہونے اور اپنے عزیز و اقارب دوست و احباب کو جو متاثرہ مواضعات یا متاثرہ مقامات سے آئیں ان کو اپنے گھر مہمان رکھنے سے باز رہیں۔ ہمیشہ مرض کی اشاعت کا باعث یہی اشخاص ہوتے ہیں جو شاید متاثرہ مقامات سے غیر متاثرہ مقامات پر مع اپنے متعلقین کے منتقل ہوتے ہیں اور اپنے بستروں اور اسباب کے ساتھ متاثرہ پسو اپنی نئی سکونت پر لیجاتے ہیں۔

یہ امر نہایت ضروری ہے کہ جب کوئی اجنبی متاثرہ مواضعات یا متاثرہ مقامات سے محلہ میں آئے تو اس کی اطلاع فوراً اسپشل افسر کو ذریعہ ٹیلیفون یا کسی اور ذریعہ سے کر دیجائے جس کا نمبر (۲۱۰۰) ہے۔ اطلاع دینے والے کا نام پوشیدہ رکھا جائے گا۔

اپنے مکان، دوکان میں جو ضمیں چھپے لگا لیں یا کوئی طاعون سے متاثر ہو تو عوام کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ٹیکہ دفع طاعون لیں اور متاثرہ محلہ جات کا تخلیہ کر کے قریب کے ہلت کیمپ کو چلے جائیں۔

اگر کوئی شخص پلیگ سے متاثر ہو جائے تو دواخانہ سرکاری امراض متعدی میں رجوع ہو جائے وہاں جدید طریق علاج کرانے سے بہت زیادہ امید شفا ہو سکتی ہے۔

عوام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ طاعون کے چوہوں کے مارنے اور چوہوں کی بلوں کو دھونی دینے (فیومیگیشن) میں اور ان کے بند کرنے نیز دیگر انسدادی تدابیر جو اسپشل پلیگ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے آغاز مرض کے روکنے اور اس کی اشاعت کے سد باب کی غرض سے عمل میں لائے جائیں اعانت کریں۔ (محکمہ اطلاعات)

اقبالیات

(۱) زبور عجم مجلد	مجلد ۲ / ۸
(۲) اسرار خودی	۱ /
(۳) بال جبریل	۳ /
(۴) ضرب کلیم	مجلد
(۵) پیام مشرق	۳ / ۸
(۶) ارمغان حجاز	۲ / ۸
(۷) بانگ درا	۳ / ۸
(۸) مضامین اقبال مرتبہ تصدق حسین تاج	مجلد ۳ / ۸
(۹) الفاروق علامہ شبلی نعمانی	۳ /
(۱۰) فلسفہ عجم (جدید ایڈیشن)	۳ / ۱۰

ملنے کا پتہ:۔ احمد حسین جعفر علی تاجر کتب چار مینار حیدرآباد دکن

فلپائنز میں امریکی پیش قدمی

لوزان کے ساحل پر ۲۵ میل تک قبضہ ہوگیا

میلبورن ۱۱ر جنوری۔ جنرل میک آرتھر کے تازہ ترین اعلامیہ میں لوزان پر امریکی فوج کشی کے ابتدائی چند گھنٹوں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ امریکیوں نے چار ساحلی مورچے ایک دوسرے سے جوڑ دیئے اور چار میل اندر تک گھس گئے

نامہ نگاروں کی اطلاعات میں اس کے بعد کی پیش رفت کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ امریکی دستے ۲۰ میل سے کچھ زیادہ دور تک گھس گئے ہیں۔ شدید معرکہ آرائی شروع ہوئی ہے اور امریکی! ---- ساحل پر ۲۵ میل تک قابض ہوگئے ہیں۔ انھوں نے لنگاین کا شہر اور ہوائی میدان فتح کرلیا ہے اور جنوب مغرب میں منیلا کو جانے والے سڑکوں کے ایک وسیع بنیادی خطہ پر اپنے مورچے بنالئے ہیں۔ جاپانی امریکیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اس خطہ کی طرف کمک بھیجنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن امریکی ہواباز ان پر مسلسل گولہ باری کر رہے ہیں۔

شروع شروع میں جاپانیوں کی مقاومت جتنی کمزور تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دشمن کو اچانک جالیا گیا اور اس نے اپنی فوج پیچھے ہٹا لی ہے جن سے لڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن [illegible] فوجوں اور گاڑیوں کے اتنے نقصان ہو رہے ہیں کہ سرکاری بیان میں انھیں ان گنت کہا گیا ہے۔ امریکی ہوابازوں نے تقریباً تیس میل اور ریل کے ۳۰ پل برباد کر دیئے اور خلیج منیلا اور خلیج لنگاین کے درمیان راستے کو تنگ اور دشوار بنا رہے ہیں۔

ایڈمرل نمٹز کے صدر دفتر کے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ لوزان پر ۹ر جنوری سے لگاتار حملوں میں (۲۲۰) جاپانی طیارے برباد کر دیئے گئے۔ اور (۳۴) جہازوں کو تارپیڈو لگا کر ڈبو دیا گیا یا نقصان پہنچایا گیا۔

اعلامیہ میں جنرل میک آرتھر کے کل والے اس بیان کی توثیق کی گئی ہے کہ جاپانیوں کے لئے اپنی لوزان والی فوج کو کمک پہنچانا ناممکن ہوگیا ہے۔

اتحادیوں کی دوستی میں کاوٹ

لندن ۱۱ر جنوری۔ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کا سیاسی نامہ نگار [illegible] کہ اتحادیوں کے دوستی

اور مفاہمت کے راستے میں تیل ایک سب سے بڑی رکاوٹ ثابت ہوگا جس سے ان کو دوچار ہونا پڑے گا۔ بالخصوص روس اور امریکہ جیسے ملک اپنا اثر حاصل کرنے کے لئے فکرمند ہیں جو ان کو نئی منڈیاں اور قیمتی خام اشیاء بہم پہنچاسکیں۔ امریکہ سعودی عرب کے تیل کے ذخیروں کے متعلق امکان بھر سرگرمی [illegible] کرنے کی فکر کر رہا ہے۔ روس رومانیہ میں عجیب حرکتیں کر رہا ہے۔ اس نے ان تیل کے میدانوں کے کارخانہ کو بند کر دیا ہے جن کو برطانوی سرمایہ سے چلایا گیا تھا اور مشینری کو اٹھا لیا ہے۔ اب خبر آئی ہے کہ روس تیل کے مراعات حاصل کرنے کے لئے ایران پر سخت دباؤ ڈال رہا ہے۔

آج کے بنے بگڑے میں یہ اسباب کا انکشاف کیا گیا ہے کہ ایران میں سیاسی صورت حال پر روس کو اس قدر قابو حاصل ہے کہ ایران سے جو غیر ملکی لوگ باہر جانا چاہتے ہیں ان کو روس سے اجازت نامہ حاصل کرنا لازم ہے۔ (ای۔ پ۔ ا)

آپ کے تمام لباسی ضروریات کے لئے
احمدیہ پریس چادر مینار کی خدمات
حاصل کیجئے۔ — منیجر

اعلان

محکمہ صدر ناظم ومعتمد سرکار عالی صیغہ رسد

نشان (۹۶) — مورخہ ۲۹ر بہمن ۱۳۵۴ ف

بہ نفاذ ان اختیارات کے جو تحت دفعہ ۱۱ دستورالعمل اندوزنی ذخیرہ بندی و منافع اندوزی بابتہ ۱۳۵۲ ف مجھے حاصل ہیں سگریٹ کے تمام تھوک اور چلر فروش تاجروں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ بہ پابندی شرائط ذیل قیمتوں کی فہرست اپنی دکان کے کسی نمایاں مقام پر آویزاں کریں جس میں چلر فروشی کی ان انتہائی قیمتوں کو جن کا تعین صدر اعظم بہادر باجلاس باب حکومت نے ذریعہ اعلان محکمہ رسد نشان (۸۳) مورخہ ۱۳ر بہمن ۱۳۵۴ ف فرمایا ہے صاف اور صریح طور پر بتایا جائے گا۔

۱۔ قیمتیں واضح خط میں بلدہ حیدرآباد۔ مستقر اورنگ آباد اور مستقر جالنہ میں بزبان اردو و انگریزی اور دیگر مقامات پر اردو اور مقامی زبان ملکی میں لکھی جائیں گی۔

۲۔ قیمتوں کی فہرست ہر اس خریدار کو بتائی جائے گی جو صحیح قیمت فروخت کے متعلق استفسار کرے۔ فقط

منجانب صدر ناظم ومعتمد رسد

اشتہار

بعدالت [illegible] دیوانی ضلع [illegible] متعلقہ [illegible]

بمقدمہ نمبر [illegible] بابتہ ۱۳۵۴ ف

سریرام نرسما — مدعیہ
بنام
بلر بچیا — مدعا علیہ

دعویٰ بے دخلی اراضی خالی جگہ

بنام بلر بچیا ولد ملیا قوم جولا عمر ۴۰ سال پیشہ زراعت ساکن [illegible] متعلقہ [illegible]

ہرگاہ مدعی مقدمہ صدر نے دخلیابی خالی جگہ کا ایک دعویٰ عدالت ہذا میں دائر کیا ہے تمہارے نام عدالت ہذا سے سمن جاری ہوئے جو مکان پر تعمیل ہوئے مگر تم تاریخ پیشی پر غیر حاضر رہے لہٰذا ذریعہ اشتہار ہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم تاریخ پیشی ۱۰ر اسفندار ۱۳۵۴ ف یوم شنبہ بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا بمعرفت وکیل جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کرایا گیا ہو اور کل امور اہم متعلق مقدمہ کے سوالات کا جواب دے سکے حاضر ہو اور مقدمہ کی جوابدہی کرو بصورت غیر حاضری حسب ضابطہ کارروائی عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۲۰ر اسفندار ۱۳۵۴ ف میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط — مولوی محمد [illegible] صاحب قریشی — سرشتہ دار

دستخط — مہتمم [illegible]

اعلان

محکمہ صدر ناظم معتمد سرکارعالی صیغہ رسد

نشان (۰۰)

سنہ ۱۳۵۴ ف
مورخہ ۱۷ اردی بہشت

حسب الحکم عالیجناب نواب صدراعظم بہادر باب حکومت سرکارعالی

بہ نفاذ ان اختیارات کے جو تحت دفعہ ۳ ضمن (۱) فقرہ (ج) دستور العمل انسداد ذخیرہ بندی و نفع اندوزی صدر اعظم بہادر باجلاس باب حکومت کو حاصل ہیں بذریعہ ہذا ان انتہائی قیمتوں کا تعین کیا جاتا ہے جن پر کوئی تاجر گراموفون کے ریکارڈ اور گراموفون کی سوئیوں کے اقسام مصرحہ ذیل کو فروخت کرسکتا ہے۔

حصہ اول۔ گراموفون کے ریکارڈ

نشان تجارت	سائز	قیمت چلر فروشی سکہ عثمانیہ: معیاری قسم	قیمت چلر فروشی سکہ عثمانیہ: اعلیٰ قسم
۱	۲	۳	۴
		روپیہ آنہ پائی	روپیہ آنہ پائی
۱۔ ایچ۔ ایم۔ وی	۱۲	۳ - ۱۲ - ۹	۴ - ۱۱ - ۱۰
کولمبیا	"	"	"
پارلوفون	"	"	"
برنسوک	"	"	"
ہندوستان	"	"	"
تاج	"	"	"
نیو تھیٹرس	"	"	"
سینولا	"	"	"
میگافون	"	"	"
میگافون نیوتھیٹرس	"	"	"
جینوفون	"	"	"
نشاط	"	"	"
پانیر	"	"	"
پانیر نیوتھیٹرس	"	"	"
بھارت	"	"	"
جے بھارت	"	"	"
سنگنگ	"	"	"
ٹائیگر	"	"	"
وکٹوریا فون	"	"	"
نظام	"	"	
اسٹار ہندوستان	"	"	"
امریکن فون	"	"	"
کوہ نور	"	"	"
شہنشاہی	"	"	"
ڈنکا (سرخ لیبل)	"	"	"
۲۔ " "	۱۰	۳ - ۱۰ - ۱۰	۳ - ۱۲ - ۹
۳۔ " "	۸	۲ - ۱۲ - ۳	
۴۔ " "	۷	۱ - ۱۳ - ۹	
۵۔ ٹوئن	۱۰	۲ - ۶ - ۳	

نشان تجارت	سائز	قیمت چلر فروشی سکہ عثمانیہ: معیاری قسم	قیمت چلر فروشی سکہ عثمانیہ: اعلیٰ قسم
۱	۲	۳	۴
	۱	روپیہ آنہ پائی	روپیہ آنہ پائی
ریگل	"	"	
ریگل۔ زونو	"	"	
ریکس	"	"	
اوڈیٹ	"	"	
۶۔ "	۸	۳ - ۰ - ۰	
۷۔ "	"	۱ - ۱۳ - ۹	
۸۔ میگنا (ایچ۔ ایم۔ وی۔ کولمبیا اور پارلوفون لیبل والا)	۱۰	۳ - ۱ - ۰	
	"	"	
ڈی کاکنڈ کارڈ (نیلا لیبل)	"	"	

حصہ دوم۔ گراموفون کی سوئیاں

علامت تجارت، ساخت اور دیگر تفصیلات	سائز	قیمت چلر فروشی سکہ عثمانیہ
		روپیہ آنہ پائی
۱۔ فولادی "ہز ماسٹرز وائس" یا "کولمبیا"	فی ڈبی ۲۰۰ سوئیاں	۱ - ۱۳ - ۹
۲۔ لانگ پلے "ٹنگ" والی خیمہ نما (ایچ۔ ایم۔ وی) اور کروم (کولمبیا)	پیکٹ ۱۰	۱ - ۱۳ - ۲
۳۔ فولادی ٹریٹن	ڈبی ۲۰۰	۲ - ۱ - ۳
۴۔ سائیلنٹ اسٹائیلس (ایچ۔ ایم۔ وی)	پیکٹ ۱۰	۳ - ۱ - ۰
۵۔ ڈائمنڈ پوائنٹ سوئیاں	" " "	۳ - ۶ - ۴
۶۔ ہندوستانی یا ہندوستانی ساخت کی اعلیٰ مصرحہ اقسام کے سوا) دیگر اقسام کی فولادی سوئیاں	ڈبی یا پیکٹ ۲۰	۱ - ۲ - ۲
۷۔ دیگر ممالک بیرون ہند کی ساخت کی (مصرحہ اقسام کے سوا) دیگر اقسام کی فولادی سوئیاں	" " "	۰ - ۱۳ - ۳

حصہ سوم ۔ اسپرنگ اور ساؤنڈ بکس

شے	ساخت	قیمت چلر فروشی سکہ عثمانیہ روپیہ	آنہ	پائی
ساؤنڈ بکس	ایچ ۔ ایم ۔ وی	۱۸	۹	۰
	تمام دیگر ساختوں کے	۱۱	–	۹
تین اسپرنگ اور اس سے کم	کسی ساخت کے	۹	۳	۰
تین اسپرنگ زائد از ایک انچ	کسی ساخت کے	۱۱	۱۰	۴

نوٹ ۔ تیار کنندوں اور تھوک فروشوں پر لازم ہوگا کہ چلر فروشوں کو ریکارڈوں اور سوئیوں پر کم از کم ۲۵ فیصد اور اسپرنگ و ساؤنڈ بکس پر کم از کم ۲۰ فیصد ڈسکونٹ دیں حمل و نقل اور پیکنگ کے اخراجات تیار کنندگان یا تھوک فروش بہر صورت برداشت کریں گے۔

منجانب معتمد ناظم و معتمد رسد

مسائل حاضرہ پر منتخب کتابیں

جنگ اور اغذیہ ۔ از ڈاکٹر ا۔ ا۔ اقبال قریشی ۱۵ر

مسئلہ غذا اور قیمتوں پر نگرانی از زنگ آؤ دعیت ،

جنگ اور روپیہ عسہ

ہندوستان زر پر جنگ کے اثرات

از محمد احمد خان عـہ

حیدرآباد کی قیمتوں پر جنگ کے تاثرات

از احمد عبدالماجد عـہ

حیدرآباد اور قیمتوں پر نگرانی

از نظام الدین احمد

غذا اور اس کی کمی سے پیدا ہونے والی بیماریاں

از مسز ممتاز لطیف (بی ۔ اے ۔ ڈپ ۔ ایڈ)

حکومت اور نگرانی کا مسئلہ

از امتیاز حسین

جنگ اور مالیہ

مکتبہ ابراہیمیہ حیدرآباد دکن

پارچہ جات

ایف ۔ ڈی ۔ خان اینڈ کمپنی

محی الدین بلڈنگ حیدرآباد دکن فون نمبر ۲۱۴۶

فون نمبر ۳۲۲۱

خزانہ عامرہ کی موٹر پر

بنارسی مال

کا مخزن

رام بخش جے چند ۔ لاڈ بازار

بیوپاریوں اور آڈر پر سپلائی کرنے والا

مہاراجہ وجیٹیل ہیر آئیل

طلائی تمغہ یافتہ

بالوں کو بڑھاتا ہے سفیدی کو روکتا ہے دماغ کو قوت آنکھوں کو ٹھنڈک پہونچاتا ہے ۔ اور فرحت بخشتا ہے۔

قیمت فی شیشی عـہ ۱۲

بھگوان اینڈ کمپنی گلزار حوض حیدرآباد

ہندوستان کے بہترین ٹائلیٹ

نائیلا

نائیلا کریم ، اسنو ، بریلین ، ٹائمن ، آمنہ ہیر آئیل ، لیونڈر استعمال کیجئے۔

سول ایجنٹ

ریڈیو اینڈ ٹاکی ہوز

روبرو اسٹیٹ بنک حیدرآباد